مفکرِ اسلام، مصورِ پاکستان، علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی فرمائش پر

انتظار مہدی و مسیحؑ

فن رجال کی روشنی میں

از

محدث العصر، جامع العلوم

حضرت علامہ تمنّا عمادی مجیبی پھلواروی

ناشر

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۳-۷-اے بلاک نمبر ۱- ناظم آباد- کراچی ۷۴۶۰۰

فون نمبر ۶۲۱۴۴۹

گھڑنے والوں نے دو مضمون کی حدیثیں گھڑیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت عیسیٰ آئیں گے تو وہ کیا کیا کریں گے۔ دوسرے یہ کہ جب حضرت عیسیٰ آئیں گے تو مسلمانوں کی اس وقت کیا کیا کیفیتیں ہوں گی۔ اسی مناسبت سے دوسری کتابوں میں بھی انھیں دونوں طرح کی حدیثیں گھڑ گھڑ کر بھری گئیں۔ تو اب صحیح بخاری کی پہلی حدیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمالیجئے۔ امام بخاریؒ اپنے سلسلہ اسناد کے مطابق فرماتے ہیں کہ سعید بن المسیب نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ضرور ضرور اور عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے ایک عادل حاکم کی حیثیت سے، تو وہ صلیب کو توڑیں گے، سوروں کو قتل کریں گے، جنگ کو موقوف کر دیں گے اور مال اس حد تک لٹائیں گے کہ کوئی اس کا قبول کرنے والا نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر سمجھا جائے گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو پڑھو وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ---- شهيدا تک۔

اس حدیث کے متعلق سب سے پہلے خود صحیح بخاری ہی کے نسخوں کے اختلاف کے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی میرٹھ جلد اول ص ۴۹۰ اور فتح الباری مطبوعہ مطبع انصاری دہلی جلد ۱۳ ص ۲۸۱ اور ایک نسخہ قدیم قلمی مکتوبہ ۱۰۸۳ھ ج اول، ص ۶۸۷ میں یضع الحرب ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگ کو موقوف کردیں گے۔ خود حافظ ابن حجر عسقلانی کے سامنے جو نسخہ تھا اس میں بھی یہی عبارت تھی۔ چنانچہ شرح کرتے ہوئے وہ تحریر فرماتے ہیں قوله ويضع الحرب فى رواية الكشميهنى الجزية یعنی امام بخاری کا قول ویضع الحرب جو صحیح

بخاری میں ہے وہ کشمیہنی کی روایت میں الحرب کی جگہ الجزیہ ہے۔ اور یہ لکھ کر وہ پھر یضع الجزیہ کی شرح کرنے لگے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حرب (جنگ) کو نہیں بلکہ جزیہ کو موقوف کریں گے۔ کیوں جزیہ کو موقوف کریں گے اور کس وجہ سے موقوف کریں گے اس کو ابن حجر سمجھانے لگے۔ اور یضع الحرب صاف کھا گئے۔ صحیح بخاری کے اکیس نسخے مشہور ہیں۔

۱۔ فربری ۲۔ حموی ۳۔ مستملی ۴۔ ابن عساکر ۵۔ سرخسی ۶۔ اصیلی ۷۔ قابسی ۸۔ مروزی ۹۔ ابو ذر ۱۰۔ ابو الوقت ۱۱۔ نسفی ۱۲۔ صغانی ۱۳۔ ابوالسکن ۱۴۔ ابو احمد الجرجانی ۱۵۔ ابن شبویہ ۱۶۔ ابوالہیثم ۱۷۔ تبریزی ۱۸۔ کشمیہنی ۱۹۔ شیخ ابن حجر ۲۰۔ قسطلانی۔ اور ۲۱۔ کریمہ بنت احمد بن حاتم المروزی۔ ان اکیس نسخوں میں سے بیس نسخوں میں ویضع الحرب ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ جنگ کو موقوف کردیں گے۔

صرف ایک کشمیہنی کے نسخے میں ويضع الجزية ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ جزیہ لینا موقوف کردیں گے۔ خود ابن حجر کے نسخے میں بھی وہی یضع الحرب ہی ہے۔ مگر بیس نسخوں کی متفق علیہ تحریر کو ناقابل توجہ گویا غلط قرار دے کر اس کو نظر انداز کر دینا اور صرف ایک نسخے کی تحریر کو صحیح قرار دے کر اسی کی شرح کرنا صاف بتا رہا ہے کہ یضع الحرب کے مفہوم میں کوئی چپقلش تھی، اسی لئے بخاری کی اس حدیث کے بعد جتنی حدیثیں گھڑی گئیں

ھ کشمیہنی۔ کشمیہن بضم کاف مرو کے علاقے میں اس سے پانچ کوس کے فاصلے پر ایک قریہ تھا ماوراء النہر کے راستے پر۔ ابو محمد حیان بن موسیٰ بن سوار الکشمیہنی یہیں کے مشہور محدث تھے جو عبداللہ بن مبارک کے شاگرد تھے اور ان سے حدیثیں بہت روایت کیا کرتے تھے۔ اور امام بخاری کے شیخ تھے۔ ۲۳۲ھ یا ۳۱ میں وفات پائی۔ دوسرے ابو الہیثم محمد بن مکی بن محمد بن رواع بن ہارون بن زراع الکشمیہنی ہیں جن کی وفات ۲۸۹ھ میں ہوئی۔ صحیح بخاری کے یہی دوسرے کشمیہنی صاحب راوی ہیں۔ خراسان میں صحیح بخاری انھیں سے پہنچی اور انھوں نے اکثر عجمی شہروں میں ----------